رسالۂ تعلیم النفس حصہ دوم

جسکو ہنری کارنگر صاحب بہادر کی

تحریک سے

چارلس فنک صاحب مرحوم نے باعانت منشی چرنجی لال کے

ترجمہ کیا

حسب الارشاد جناب معلی القاب نواب لفتننت گورنر بہادر ممالک مغربی کے

سررشتہ صاحب وزیٹر جنرل بہادر مین منشی مذکور نے

نظر ثانی کی

مطبع اسعد الاخبار آگرہ مین چھاپا گیا سنہ ۱۸۵۳ء

طبع اول ۵۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۲ر ۶ پائی

1st Edition 5000 Copies
Price per Copy " 2 - 6 -

چوتھا باب سیر کتاب کے بیان میں

ابیات مولوی جامی

زدانایان بود این نکتہ مشہور — کہ دانش در کتب داناست در گور

انیس کنج تنہائی کتاب است — فروغ صبح دانائی کتاب است

بود بی مزد و منت اوستادے — ز دانش بخشدت ہر دم کشادے

گہے ز اسرار قران باز گویند — گہہ از قول پیغمبر راز گویند

گہے باشند چون صافی درونان — بانوار حقائق رہ نمونان

گہے آرند در طی عبارات — بحکمتہاے یونانی اشارات

گہت از رفتگان تاریخ خوانند — گہہ از آئندہ اخبارت رسانند

سنین ماضیہ مین اکثر اساتذہ بسبب اسکے کہ انکو بتعمق و تامل سیر کتب کی عادت

تہی نامور اور مشتہر ہو گئے ہین اور کبہی ممکن نہین ہے کہ کوئی بلا حصول اس
عادت کے فضیلت پیدا کرے بیکن صاحب جو کہ نامی حکما سے اکمل اور افضل
ہو گیا کیا خوب فرماتا ہے کہ سیر کتب سے آدمی کو آگاہی تحریر سے صحت
و درستی اور گفتگو سے حاضر جوابی حاصل ہوتی ہے آے عزیز و بغیر
سیر باغور کتب لائق کے کمالیت اور فضیلت پیدا نہین ہوتا ہے کہ کوئی
علم کے مقدمے مین کسی نئی بات کو ایجاد کرتا ہے پس اے طالب علمو نئی
باتونکے ایجاد کرنے مین تم کیون دردسر خرید کرتے ہو اوستاد بہت کچہہ
لکہہ گئے ہین انکی تصنیفات کی سیر سے رموز علوم بقلم غور اپنے صفحہ دل پر
لکہہ لو اور درستی فہم کے بدون دریافت حقائق ماضیہ مشتمل بر ماجرہائے
حال کے پیدا نہین ہو سکتی ہے اور اپنے شگوفہ دل کے شگفتگی کے لئے متقدمینون
کی تصنیفات کی سیر کیا کرو جو یادگار اون کے ہین کیونکہ کتابون کے پڑہنے
مین وہ فائدہ ہے جو صحبت مین انکا جیسے کہ جسم پروری کے لئے غذائے
مرغن اور مجرب واجب ہے ویسے ہی آراستگی مادہ خرد کے لئے علم سیکہنا
مناسب سیر کتاب بنظر چند فوائد کی جاتی ہے بعضے تو صرف تفریح طبیعت کے
واسطے سیر کتابون کے کرکے خوشدل ہوتے ہین اور بعضے بدین مراد کہ تواریخ
آدم زاد اور موقع و مقام ہر ایک امور لاحقہ کی حاصل ہو جاوین اور اپنی
غلطیون کو اُن معلومات سے درست اور صحیح کر سکین اور انکا ذخیرہ علم روزبہ

مضاعف ہوتا جاوے کہ بروقت حاجت کام آوے سیر کتب کرتے ہین بعضے
املانویسی اور طرز تحریر دریافت کرنیکے لئے کتابون کی سیر کا شغل پیش رکھتے
ہین واضح ہو کہ ان تینون فوائد مین وہ فائدہ کہ جسمین تحصیل علم صرف تفریح
طبع کے لئے ہے باقی چھوڑ کر اورون پر خوب غور اور آراستگی سے لحاظ
رکھنا چاہئے ایسا ہی ہوتا ہے کہ بہت کتابون کے پڑہنے سے علم مفید کم
حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ اونکو بے سلسلگی اور بے ترتیبی سے پڑہتے ہین
جسطرح بد پرہیزی اور زود خوری یعنی بے قید کہانے سے سوء الہضمی اور
بیماری بدنی پیدا ہوتی ہے علی ہذا القیاس کتابونکا بہی جلد جلد پڑہنا بلا
تمیز نیک و بد موجب نقصان عقل ہے پیشتر علم گرد باد کی طرح منتشر اور
متفرق تہا اور اسکی صداقت کا نور ظلمت خانہ تاریکی مین مخفی تہا اسی سبب طلبا کو
طالب العلمی کے واسطے سفر دور دراز اختیار کرنا پڑتا تہا حضرت سعدی بہی
کہتے ہین + طلب کردن علم شد بر تو فرض + دگر واجب است از پیش قطع ارض
چنانچہ فیثاغورس حکیم یونان نے واسطے تحصیل دولت علم کے ملک مصر ہند
اور فارس اور افلاطون حکیم ثانی نے مصر کی غربت اختیار کی اُس زمانہ مین کتب
خانہ کا جمع ہونا عنقا تہا اور جسکے پاس دس پانچ کتابین بہی اکٹھی ہوتی تہین
وہ انکو غنیمت شگرف جانتا تہا عجب ہے کہ باوجود عدم بہمرسی کتابون کے اساتذہ
سلف ایسے کامل اور فاضل ہو گئے کہ اس زمانہ مین ہم باوصف جمع کرنے دفاتر

کتابون کے انکی علمیت اور کمالیت حاصل نہین کرسکتے ہین سبب اسکا یہی ہے
کہ اگرچہ انکی پاس مصالحہ کتابون کا کم تہا مگر وے اکثر بغور کافی اور خوض
وافی شغل نوشتخواند کا پیش رکہتے تہے اور جو کوئی کہ سرمایہ علم کا بذات خود
پیدا نہین کرسکتا تہا وہ بواسطہ دیگر اُسکے حاصل کرنے سے بے نصیب
رہتا تہا ہم لوگ جو برابر پڑہتے چلے جاتے ہین اور کچہہ فائدہ نظر نہین
آتا ہے باعث اسکا یہ ہے کہ ہمکو اپنے کتب خانہ پر علمیت کا دعوی اور فخر ہے
ایسے طالب العلمو ایسی کتابون کے پڑہنے سے کہ جنمین سر تاسر مضامین
واہیات درج ہین باز رہو بعضے ایسے صاحب علم ہو گئے ہین کہ انہون نے
اپنی تصنیفات مین ایسے ایسے مضمون فسق و فجور لکہے ہین کہ متاخرین کے
دل انکے مطالعہ سے پراگندہ اور خراب ہو گئے دنیا بمنزلہ سفر کے ہے کہ
جسمین ہم لوگ کیمیائے تجربہ حاصل کرکے اپنے مس طبیعت اور نیت کو سیم
خالص بناوین الا اُسکی راہ ایسی کج و ناراست ہے کہ اکثر کو ضلالت اور بدکاری
مین ڈال دیتی ہے تسپر بعضی بعضی کتابون مین مضمون فحش دیکہتے مین آجاتے
ہین پس ایک اور ایک گیارہ خرابیان ہوئین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ
حکمت شیطانی ہے کہ جب کوئی ذی علم اسکے مکر و فریب کے دام مین پہنس کر آپ
کو راہ راست نیکوکاری اور صواب اندیشی سے یکسو کرتا ہے اور مضمون فسق
انگیز کو بعبارت شیرین و فصیح لکہہ کر پڑہنے والون کو چاہ عصیان مین ڈالتا ہے

تب وہ خوش ہوتا ہے مین ایسی کتابون کا نام بتلاسکتا ہون مگر بیم یہہ ہے کہ طلبا
نام سنتے ہی اُنکی طرف میل نکرین اے طالب علمو اتفاقاً اگر کوئی کتاب ایسے
مضمون کی تمہارے ہاتہہ آجاوے توتمکو مناسب ہے کہ اُسکو کہول کر مت دیکہو
کیونکہ اسکے دیکہنے سے ایسا داغ تاثیر دلپر نقش ہوجاویگا کہ تادم والپسین نہ
مٹیگا مین نے بہی ایسی کتابون کی سیر کی اور انکے دیکہنے سے مجھکو یہہ اندیشہ
کالنقش فی الحجر دلپر منقش ہوا کہ جن لوگون نے اپنی دولت علم کا ایسا بُرا استعمال
کیاوے روز حساب کیا جواب دیوینگے اور اگر وے تمام جہان کی دولت
خرچ کرینگے تو بہی پاداش اس گناہ بزرگ سے بری الذمہ نہونگے وحدہ لاشریک
نے طاقت واختیار انسان کو بدین خیال نہین دیا ہے کہ افعال بد کی راہ پر
قدم جرات رکہین جن لوگون نے کہ براد رد مذہب یا دل کی بدی ظاہر کرنے
یا لوگونکی ہجو لکہنے یا طبیعتون کو واہیات سے خوش ہونے کے لیئے ایسے مضمون
کثیف لکہے ہین اُنہون نے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا اور کچہہ ثمرہ زندگانی کا
نہ پایا اے طالب علمو طریقہ بہتر سیر کرنے کتابونکا یہہ ہے کہ اول دیباچہ
کتاب کا پڑہ کر بعدہ خلاصہ فہرست فصول کو کہ مجملاً دیباچہ کے بعد لکہتے ہین
خوب غور سے دیکہہ کر مادہ کتاب کا پیدا کرلو اور ہرایک فصل کا بیان مفصل
پڑہ کر دریافت کرو کہ مضمون فصل مجمل مندرجہ فہرست اسمین درج ہے یا نہین
اور ہرایک جملے کو اُسسے مطابق کرتے جاؤ اگرچہ تم یہہ سمجہوگے کہ اس طرح کے

پڑہنے سے ہم ایک ہی کتاب مین اولجھے رہین کے مگر جانو کہ بدین صفت ایک
کتاب کا پڑہنا سو کتابون سے مفید ہے اس طریقہ کے پڑہنے سے ایک تو
تحصیل علم دوسرے درستی تمیز اور تیسرے انتخاب نیک و بد کی عادت ہوجاوے
گی اور جملہ مضامین مندرجہ کتاب ایسے پیش یا افتادہ ہوجاوینگے کہ بروقت
ضرورت استعمال تحریر مین آوینگے جسوقت کہ تم کتاب پڑہو تمیز کرتے جاؤ
کہ فلانا مضمون اقبح اور فلانا احسن ہے اور بعد اختتام کتاب اسکے مضمون کل کا
خلاصہ تختہ ذہن پر لکہ لو جس کتاب کو پڑہتے ہو اسکے مضمون کا تذکرہ اور چرچا
یار و آشنا سے کیا کرو کیونکہ اسمین بڑا فائدہ یادداشت کا ہے اور اکثر ایسی
محفل مین کہ وہان سب اہل مجلس طالب علم ہو وین بڑا فائدہ ہوتا ہے یعنی ایک
دوسرے کو اپنی کتاب کا مضمون سنا کر باہم خرید و فروخت سوداے علم
کرے نفس الامر علم وہ دولت ہے کہ جتنا ہی خرچ ہووے وتناہی ترقی
پکڑے ہر ایک کتاب کا پڑہنا اور اسکے مضامین دلپذیر کو جدا جدا انتخاب کرتے
جانا باعث فضیلت اور کمالیت طلبا کا ہے قائل کا قول ہے کہ اگرچہ سب علم
پڑہا ہوا یاد نہین رہتا ہے الامین نے ہمراہ حاضر رہنے اسکے کے بہی حکمت پر
برکت ایجاد کی کہ تصنیفات استاتذہ سے مضمون چیدہ و بہتر چن چن کر بذات
خود ایک دولت عدیم المثال اکہٹی کی اگر میری صدق گفتار پر تمکو اعتبار نہووے
تو تم بہی ایکسال امتحان کرکے دیکہہ لو کیونکہ باصرہ بر سامعہ دارد شرف

کتابون کے پڑہنے مین تین فائدے ہین ایک تو عبارت نویسی مطلع ہو کہ
جس طرح صحبت سے اثر ہوتا ہے اسیطرح ہرایک کتابکے پڑہنے سے
پڑہنے والے مین اسکے مصنف کا اثر آجاتا ہے یعنی اُسکی طرز تحریر اور
انداز عبارت اسکے دل پر منطبع ہوجاتا ہی اگر تمکو اس بات کا دعوے ہووے
کہ ہم جس کتاب کو پڑہین اُسی کی طرز پر عبارت لکھ لین تو کیا ممکن نہین ہے
یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ خود صحبت مصنف یا اُسکی تصنیف سے طالب علم کو
خاصیت اسی کی آجاتی ہے مثل ہے + میوہ از میوہ رنگ میگیرد
بس مناسب یہی ہے کہ اذکار محسنہ کی کتابین تمکو پڑہنی چاہئین اور کبھی
ایسی کتاب کو کہ جسمین ہزلیات کا بیان ہووے ہاتھہ سے نہ چھونا تاکہ جسکے
عمل سے تمہاری تحریر بہتر کا بہی ڈہنگ ناقص ہوجاوے فی الواقع +
گندم از گندم بروید جو ز جو + از مکافات عمل غافل مشو + دوسری
ترقی علم اور درحقیقت اصل مدعا یہی ہے ہم لوگ دنیا مین محض نادان اور
بے علم پیدا ہوتے ہین مگر کتابون کے پڑہنے سے ماجراے ایام گذشتہ اور
سرگذشت گذشتگان بوجہہ احسن معلوم کرتے ہین اور دست آویز کتابون سے
ایسا حال زمانہ ماضی کا دریافت کر لیتے ہین گویا کہ ہم بہی اُس دور مین بادہ
حیات پینے کو موجود تہے +
تیسری تیزی طبیعت مگر بدین شرط کہ پڑہنے مین شتاب زدگی نہ کرداو

جو بڑہو خوب سمجہہ لو اس طریقہ سے اندک مایہ فرصت مین ایک دولت لاانتہا علم کے جمع کرو اور اسمین روز بروز ترقی ہوتی ہے +

پانچوان باب تصرف وقت کے بیانمین

اگرچہ تصرف وقت کے قواعد بتلانا پر دشوار ہے مگر جو کوئی بتلا سکے تو انمین فواید بیشمار ہین بیان ناپائداری روزگار مین عبارت پر فصاحت و بلاغت لکہنا سہل ہے مگر حیات سست بنیان انسان کے فائدہ کے واسطے کوئی قاعدہ نکالنا بہت مشکل فرض کردم کہ اگرچہ یہہ بہی ہوسکے مگر دوسرے کے دل مین رغبت اور خواہش اسبات کی کہ وہ اپنا وقت اچہی طرح صرف کر ڈالنا کمال محال بخیل کچہہ زیادہ ہی مداخل نہین بلکہ مخارج ما یحتاج سے بہی وہ تہوڑا تہوڑا باقی نکال کر عاقبت کار مالدار ہو جاتا ہے + فی المثل اندک اندک خیلے و قطرہ قطرہ سیلے گردد اگرچہ درباب صرف وقت ہم لوگ بہی ایام طفلی مین یہہ قاعدہ سیکہے ہین کہ جو اوقات معدودہ حیات سے ہم چند لفس کا چورا چورا کر بکار صواب صرف کرتے جاوینگے تو کچہہ ثواب دارین پیدا ہووے الا اُسکے استعمال کے یا داُن دنون مین کہ نہ منہہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہوتے ہی پہر کیا فائدہ + گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین +

مسبب الاسباب نے منجملہ لوازمات و اسباب حیات بنی آدم کو وقت کا گوہر بے بہا عطا کیا ہے حیف کہ اُسیکو ہم واہیات مین ضائع کرتے ہین چنانچہ واضح

نتیجہ کہ اکثر انسان تصرف سیم و زر مین ایک انداز اور لحاظ رکھتے ہین مگر تصرف
وقت مین برعکس اسکے کرتے ہین سنسکا حکیم کا قول ہے کہ سب لوازمات اور آسائش
دنیا سے گذران ہے دستیابی گوہر بیبہا وقت کے لئے انسان کو علی العموم
حریص ہونا زیبا ہے کیونکہ پھر اسکا ملنا امر محال ہے اسی باب مین کسی استاد نے
لکہا ہے + زبان خوشدلی در باب دریاب + کہ ہر دم در صدف گوہر نباشد
کوئی شخص وقت کے نیک استعمال مین کوشش نکریگا تا حالیکہ اسکو اسکی قدر و منزلت
معلوم نہوویگی سچ ہے + قدر جوہر شہ بداند یا بداند جوہری + یاد رکہنا
چاہئے کہ چونکہ بڑا امورات دنیوی کے سیکھنے اور انکے انجام کرنے کے لئے بہت ہی
فرض اور واجب ادا ہین عمر بہت تہوڑی ہے بدین نظر موقع یہی ہے کہ صبح
بیدار ہوکر اول غور کرکے دیکھہ لو کہ آج ہمکو اتنا کام تا وقت آرام سرانجام
کرنا ہے بعدہ انصرام کرو مگر تمام دن اسی کے سوچ مین نرہو اور تمام دن کی
کارگذاری کو ہنگام شام میزان کرکے دیکھہ لو کہ کیا کیا کام سرانجام کرلیا اور کیا کیا
کرنیکو باقی ہے ایام قدیم مین معلمان ہند نے کیا خوب طریقہ شاگردان کی تعلیم کے
واسطے ایجاد کیا تہا اسسے ہم کو بہی فائدہ اوٹہانا چاہئے یعنی جب شام کو کہانا
پک کر طیار ہوتا تہا تب استاد تلامذہ کو بلاکر یہہ سوال کرتے تہے کہ آج
تم نے صبح سے اسوقت تک وقت اپنا کون کون شغلون مین صرف کیا مفصل
جواب دو مثلاً ایک تو یہہ کہتا تہا کہ مین نے آج آتش خانہ کی جوکر درمیان دو ٹھہرتا ہے

سے زبان تہی یا بہ رضامندی طرفین بجہوادی دوسرا جواب دیتا تہا کہ مین نے بجا آوری احکام والدین سے اپنے واسطے سعادت دارین حاصل کی تیسرا زبان کہولتا تہا کہ مین نے بغور دکاوش خود یا طالب علمون سے مباحثہ کرکے فلانے فلانے دقیقے علم کے حل کیئے غرضکہ جو کوئی اپنے تئین محض عاطل اور ہیچکارہ بتلاتا تہا اسکو برعکس ان کارگذاردن کے اکل وشرب مین شریک نہین کرتے تہے اور اسیدم کوئی کام اسکو دیتے تہے بدین شرط کہ جب تک وہ اس کام کو انجام نکریگا کہانا نپاویگا فی الواقع +

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی + کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

اب مین تصرف وقت کے بیان مین چند قواعد پر فوائد بتلاتا ہون +

اول قاعدہ وقت خواب کا اگرچہ عادی سونے کا ہونا کمال آسان ہے یہان تک کہ چوبیس ۲۴ گہنٹے رات اور دن مین آٹہہ دس گہنٹے سوئینگی جسکو عادت ہوگئی اور اگر وہ اتنا نہ سولیوے تو اسکے جسم کو آرام نملے مگر طبیب کہتے ہین کہ چہہ گہنٹے سونا تندرستی انسان کے واسطے کافی ہے گو یہ قول اطبا مقرون بقیاس ہے بشرطیکہ فوراً بستر پر لیٹتے ہی نیند انکہون مین آجاوے بدانست میرے جو تم سات گہنٹے سونے کے لئے مقرر کرو تو تم کو اور اور شغلون کے واسطے فرصت حاصل ہووے مثلاً اگر تم اپنے وقت معہودہ خواب سے ایک یا دو گہنٹے کم کرکے انکو تحصیل علم مین صرف کرو تو دیکہو کہ مدت یکسال مین کتنا علم حاصل

ہوسکتا ہے زیادہ سونے سے کچہہ وقت ہی برباد نہین ہوتا ہے بلکہ جسطرح
زیادہ کہانے سے جسم سست اور مجہول ہوجاتا ہے ویسے ہی زیادہ سونے
سے جسم اور روح دونون کاہل اور ہیچکارہ ہوجاتے ہین +
دوسرا قاعدہ کاہلی اور غافلی کے بیان کا کاہلی اُسکو کہتے ہین کہ جسکے موجود
ہونے سے جان تو رہتی ہے مگر بے جسم اور غافلی اُسکا نام ہے کہ اسکی پیدائش
سے جسم تو رہتا ہے مگر بیجان پس عقل ہماری کاہلی کو نتیجہ غافلی کا
تجویز کرتی ہے کاہلی کے سبب آدمی ناکارہ اور ضعیف ہوجاتا ہے اور
کام کے انجام کرنے مین لیت ولعل امروزو فردا کار کہتا ہے جسکو خیال
دیانت وامانت اور خوف روز بازپرس کا ہے اسپر کاہلی کبہی عامل نہوسکیگی
اے طالب علمو اگر تم اپنے شغل کو فرض اور واجب جانو اور یہہ خیال ناقص
کہ ہم تو صرف تفریح طبیعت کے واسطے پڑہتے ہین دل سے دور کرو تو البتہ
کاہلی تمہارے پاس نہ آسکیگی کیونکہ بحسب خواہش دل تفریح طبع گاہ گاہ کی جاتی ہے
مگر فرائض کہ جنکو احکام الہی کہتے ہین شب و روز پیش نظر رہتے ہین ایک
نامی حکیم انگلستان کا یہہ قول تہا کہ مین پیشہ طبابت کا نہ بامید اجتماع سیم و زر
بلکہ فرض جانکر کرتا ہون کیونکہ ادائے فرض کا جزا روز جزا دادار سے ملتا ہے
غافلی وہی نقصان روح کو دیتی ہے جو آہن کو زنگ اُسکی عادت جلد حاصل ہوتی
ہے بلکہ وہ کاہلی کا ایک اصلی حصہ ہے ذرا کام مین اغماض کرنے سے وہ بہت
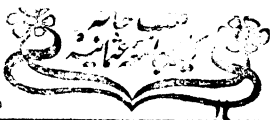
جلد پیدا ہوتی ہے اور مخالف سرکش کی طرح سے اقلیم دل کو اپنے احاطہ قدرت
مین کرلیتی ہے بعضے کہتے ہین کہ ہم سے فلانا کام کیونکر انجام ہوسکیگا جب
تک کہ ہمکو فرصت کا مبلغ حاصل نہو وے یہہ انکی سراسر غلطی اور کج
فہمی ہے کہتے ہین کہ ایک بی بی فرنیس کی شہزادی کی مصاحبت مین ممتاز
تہی ایکروز اُسکو یہہ حکم ہوا کہ ایک گہڑی پیشتر حاضری کے کہانے سے میز پر
حاضر رہا کرو بی بی نے تعمیل حکم کی کرکے اپنے دل مین خیال کیا کہ اتنا وقت
میرا عطالت وبیکاری مین مفت گذرتا ہے اگر اُسوقت کو شغل تصنیفات کے
واسطے غنیمت جانون تو احسن فاحسن غرض کہ اسنے شغل باقی الضمیر اختیار کیا
اور پاؤ گہنٹہ روز کی فرصت مین آخرکار دو متن فصیح تصنیف کئے ہمکو لازم
کہ جملہ امورات متعلقہ واسطے انجام ایک کام کے مرتب نکرو بلکہ جب سب کام سے
فرصت پاؤ اُس کام کو بہی کرتے جاؤ ہرچند کہ سبکو امورات کثیر پیش ہین لیکن
اُسکو فرصت قلیل ملہی جاتی ہے اور وہ اُس فرصت کو صرف آسائش وآرام
مین ضائع کرتا ہے تفریح طبع کے واسطے اِسسے بہتر کوئی قاعدہ ہماری تجویز
مین نہین آتا ہے کہ آدمی اشغال گوناگون پیش رکہے چنانچہ ایک صاحب فرنگی
نے باانکہ بند افلاس مین سخت گرفتار اور بامید تلاش معاش ملک بملک
زار ونزار گردش کیا کرتا تہا مطلق اپنے وقت کو ضائع نہونے دیا اور ایسی
کتابین تصنیف کین کہ فی زمانا سرگردانان وادی احتیاج کو اُنکے مطالعہ کی بہی ضرور

حاصل نہین ہوتی ہے ٭ بدطریقگی کے بہی پڑہنے سے وقت تلف ہوتا ہے بعضے لوگ وے کتابین کہ جو انکے پیشہ کے لئے مفید مطلب ہین اور نہ فائدہ بخشی حال و استقبال کے واسطے سودمند پڑہ کر اپنا وقت ضائع کرتے ہین اگر ایسے شغل طفلانہ اور بیفائدہ اور ایسی کتابون کے پڑہنے مین تم نے کمال ہی پیدا کیا تو کیا بیان ہے کہ ایک صاحب گہوڑے پر سوار چلے جاتے تہے اتفاقاً کتون نے صاحب کو دیکہکر عف عف کرنا شروع کیا صاحب نے پشت اسپ سے اوترکر بضرب چابک کتون کو مار کر ہٹا دیا اس ضمن مین ایک بڈہیا بول اُٹہی کہ اے صاحب تم نے اتنا وقت سفر کا خواہ مخواہ آخر کتون ہی کے ہٹا دینے مین ضائع کیا فن مصوری یا علم موسیقی اپنے اپنے موقع و مقام پر تفریح طبع کے واسطے مفید اور سودمند ہے مگر یہہ نہین کہ شبانہ روز اسی کی مشق رہے کیونکہ

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ٭

بعضے لوگ ایسے ہی شغلون کے مشتاق رہ کر اس سرای فانی سے سفر کر گئے اور عادت قبیح کا بار اپنی جان کے سر پر رکہہ لیگئے جس کام سے کہ طبیعت برداشتہ ہوگئی ہو اسی کو پہر کرنا گویا یہہ بہی وقت کا ضایع کرنا ہے مجھکو اس صلاح کے دینے سے کہ آدمی ایک شغل سے دل برداشتہ ہوکر دوسرے کی طرف میل کرے بڑا خطر پیدا ہوا ہے یعنی کہین ایسا نہ ہو کہ طلبا اسی پر کاربند ہوکر اشغال جداگانہ سے بیقراری دل پیدا کرین برداشتگی طبیعت اور بیقراری دل دونون مخالف

ہین اُنمین تمیز کرنی چاہیئے یعنی جس طرح جسم زیادہ محنت کرنے سے ماندہ ہو
جاتا ہے اسی طرح دل بھی خستہ و بیقرار جیسے کہ تھکے ہوئے گھوڑے کو کانٹا
مارنا بیجا ہے ویسے ہی طبیعت کسمند کو محنت کی طرف مائل کرنا ناروا تبدیل
شغل سے دل کو فرحت و طراوت رہتی ہے لیت و لعل سے بھی وقت کا بیجا صرف
ہوجاتا ہے کیونکہ آج کا کام انجام نہ کرنے سے کل کا کام مضاعف ہوجاتا
اگر تم انجام مہام مین ایام گذاری کے عادی ہوجاؤگے تو تمہارے دلکو
چین اور آرام نہ ملیگا اگر انتہاے وقت معین تک تم نے اپنا سبق دلنشین
نہ کیا تو یہہ صاف ثابت ہوجاویگا کہ تمہارا دل تمہارے قابو مین نہین ہے
آج کا کام کل پر ٹال دینا گویا وہی مثل ہے کہ دو روز کا سفر ایک منزل مین
طے کرلینا ایسا ہو نہین سکتا ہے +
مترجمہ کاہلش خوانند ارباب علوم + ہر کہ کار خویش بر فردا گذاشت
جو کام کہ تم کو علی الصبح انجام کرنا ہے شام پر منحصر نہ رکھو +
اے طالب علمو تمکو اپنا سبق یاد کرنیکے لیئے مستعدی پر ضرور ہے بقاعدہ
و ترتیب وقت کے اچھی طرح صرف ہونے مین وہ گنجایش ہے کہ جسطرح جاِدانی
مین اگر اسباب تہ بتہ کرکے قرینہ و ترتیب سے رکھا جاوی مضاعف
سما جاتا ہے اور مستعدی سے جمعیت خاطر بھی حاصل ہوتی ہے جو آدمی بیقاعدہ
اپنا کام کرتا ہے اُسکے مزاج مین جلدی اور اضطراب رہتا ہے اکثر بیقید آدمی

مارے جلدی کے ایک کام بہی انجام نہین کرسکتے ہین چنانچہ ایک شخص ہے
کہ کوئی کام کرنیکو دوڑتا چلاجاتا ہے اتفاقاً جو کوئی ملاقاتی اسکو راہ مین
ملگیا اور کچھہ اُسنے پوچھنے لگا تو وہ کہتا ہے کہ بس بس ابہی آپ ہم سے
نہ بولئے ہم کو کچھہ کام ضرور ہے اور جب وہان پہنچا تب وقت کام کا بہی
گذر گیا مستعدی سے انسان پر اعتماد اور اعتبار زیادہ تر کیا جاتا ہے
کیونکہ شخص مستعد کا قول وفعل یکسان ہوتا ہے بلکہ جسکو اُسسے اتفاق
پڑتا ہے وہ بہی اُسکی خُوبو سے مستعد ہوجاتا ہے الحق +
آہن کہ بپارس آشنا شد + فی الحال بصورت طلا شد
عہد وپیمان بمنزلہ دَین واجب الادا کے ہے جس طرح کہ قرض کا ادا کرنا
فرض ہے اُسی طرح وعدیکا وفا کرنا واجب اور روا الکریم اذا وعد وفی
یعنی سخی وعدہ کرتے ہین اور اُسکو وفا کرتے ہین اور درصورت وفا نہونے
کے اس شخص کی کہ جسکو تم نے امیدوار کیا ہے اور وہ بیچارہ تمہارے
قول وقرار پر مطمئن بیٹھا ہے بڑی خرابی ہے کسی شغل کو چہیڑکر اگر اسکو کما ہٖ
حقّہ انجام نہ دیوین تو بہی وقت کا زیان ہوتا ہے لہذا سودمند یہہ ہے
کہ جس کام کو تم آغاز کرو تا انجام اُسسے دست کش نہو بشرطیکہ وہ کام خلاف
احکام الٰہی اور برعکس علم اخلاق اور تمہارے ایمان کے نہووے جو کوئی
اپنے کام کو سرانجام نہ کریگا بجز تضیع وقت اور بربادی محنت کے اُسکو

ایک بُری عادت نکمہ پن کی پیدا ہو جاوے گی کچھہ ضرور نہین ہے کہ شب و روز در پے
انجام ایک ہی کام کے رہو ہان ہر ایک کام کے لئے وقت معین کر لو +
انجام ہر کام کا آغاز مین گو مشکل معلوم ہوتا ہے مگر کرتے کرتے سہل ہو جاتا ہے
جس طرح زر درماہہ سے جو دین دار تہوڑا تہوڑا قرضخواہ کو دیتا جاوے تو عاقبت
کار قرضہ سے بری الذمہ ہو جاوے اُسیطرح حصول فوائد کے واسطے تقسیم
وقت اور بندوبست خوب چاہئے جس شخص نے کہ نقرہ اس سخن کو بوتہ امتحان
مین نہین گلایا ہے وہ شخص حصول اُس سرور و آرام سے کہ جو مرد کارگذار
کو بسبب انجام دینے طرح طرح کے کامون کے اوقات منقسمہ پر حاصل
ہوتا ہے محروم اور مایوس رہا جو تم اپنے نقد عمر کو گرانمایہ جانتے ہو تو سبک
اور خفیف کامون مین اسکو رایگان صرف نکرو ایسا کام کبھی نہ کیجیو
جسنے داغ خجالت اور ندامت کا حال یا استقبال مین تمہاری پیشانی
حال پر لگ جاوے آرے + چرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی
چنانچہ نیرو بادشاہ روم کا امور سلطنت چہوڑ کر یونان زمین مین گیا اور
ستار نوازون کو شہر شہر قریہ قریہ سے پیغام و پیک بہیجکر اپنے مقابلہ کے
واسطے طلب کیا کہ آخر کار نادم اور شرمسار ہوا اور ڈایس مقدونیہ کا بادشاہ
اپنا وقت قندیل سازی مین صرف کرتا تہا اگرچہ ہنر دستی بکار آمد ہے
مگر بسبب نہونے شایان شان بادشاہون کے اُسکو خجالت حاصل ہوئی

الحق ہر کارے و ہر مردے ایک شخص جھجھوندر کے شکار مین ایسا اوستاد
یک فنی تہا کہ اس فن مین کوئی مقابلہ اسکا نہین کر سکتا تہا چونکہ اس شغل مین
بجز بیہودگی اور ہرزگی کے کچھہ سود اور بہبود نہین لہذا اسنے بار انفعال
اپنے فرق حال پر رکہا + آٹھہ سو برس سے بیشتر ایک ترسائی پادری کو گھوڑے
پالنے کا ایسا شوق مافوق تہا کہ دو ہزار گہوڑے اُسکے طویلے مین موجود
رہتے تہے اور سائیسون کو حکم تہا کہ شراب انگریزی مین میوہ جات تر
کرکے گھوڑون کو کھلایا کرین خرابی روپیہ کا تو ہم کیا بیان کرین مگر
اُسنے اس فضولی سے اپنے وقت کو ضائع نام کو بدنام اور عہدہ کو کھوٹا
کیا اب اس زمانے مین بعضے بعضے ایسی ہی واہیات مین گوہر بے بہا
اوقات عزیز کو خرچ کرتے ہین پس انہون اور انہون مین تجاوز کیا ہے
جو وے زبان انام سے ہدف سہام ملامت بنتے ہین +
بعضے لوگ زیب عارض ہی مین اپنا وقت برباد کرتے ہین اگرچہ ایسے شخص
صورت مین بہت گورے چٹے معلوم ہوتے ہین مگر باطن مین آہن زنگ
خوردہ کہ جو کسی کام مین نہ آوے + للادری
سیرت کے ہم غلام ہین صورت ہوئی تو کیا + سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا
آراستگی اور پیراستگی کام رنڈیون کا ہے نہ مردون کا سعدی فرماتے ہین
اے مردان بکوشید یا جامۂ زنان بپوشید ایام شباب مین اکثر جوان

ایسے اوباش اور گستاخ ہو جاتے ہین کہ آخرکار انکو چاہ رنج ومصیبت مین گرنا پڑتا ہے اگرچہ صاحب علم افعال واہیات سے اپنے تئین دور رکہتے ہین مگر بتقاضاے عمر جوانی کہ اُسمین سراسر نادانی ہوتی ہے گاہ گاہ واہی اور اوباش ہو ہی جاتے ہین یعنی اکثر شام کے وقت دوستون اور یارون کے جلسہ مین زانو تہ کر کے چرچا واہیات کا کرتے ہین اور جانتے ہین کہ جو ایک گہنٹہ وقت ہمارا گفتگوے بیفائدہ مین گذر گیا خیر کچہہ مضائقہ نہین واضح ہو کہ ایک ہی گہنٹہ روز وقت کا ضائع جانا روز بازپرس موجب بڑے مواخذہ اور مصیبت کا ہوتا ہے اگرچہ حرام کار بروز مرگ بارگاہ غفور الرحیم مین اپنے گناہون اور خطاؤن سے توبہ اور استغفار کر کے مستدعی آمرزش اور بخشائش کے ہووینگے مگر ممکن نہین ہے کہ جان پاک پہر انکے قالب سرشتہ خاک مین لوٹ اوے اور وے نکوکاری اور افعال حسنہ پر کمر ہمت باندہ کر بپاداش اپنی بدفعلی اور عصیان شعاری کا کرین +

اے طلبا تم جو اپنے خانگی اور پیشہ کے کامون مین اعتراض واغماض کرتے ہو واللہ وقت مواخذہ یہی تمہارے دشمن جانی ہون گے تمہارے وقت کی بربادی پر شہادت دیوینگے +

اے طالب علمو جو تمکو یہہ تمنا ہے کہ ہمارا وقت بشغل خوش اور بعیش وعشرت

گذرے تو بارگاہ پاک مجیب الدعوات مین دست دعا دراز کیا کرو لکھا ہے
کہ خدا کی جناب سے دعا مانگنا باعث تندرستی اور دلجمعی کا ہے نظر بر آن
تم کو چاہیے کہ ہر صبح کو پاک پروردگار جل نعمائہ سے یہہ دعا مانگا کرو کہ
بارالہا تو نے جو ہم کو فہم اور مدرکہ عطا کیا ہے تو ہم کو نیّت صاف اور
ایمان دُرست بہی بخش کہ جنکے ذریعہ سے ہم چند نفس تیری عبادت اور اطاعت
مین صرف کرین + ہر شام کو تجویز کر لو کہ آج ہم سے کون کون کامون مین
نقص و خلل واقع ہوا کہ جنکے انجام کرنے پر ہمارا ایمان متقاضی تہا اور کیا
کام ہم نے سرانجام کیا چنانچہ فیثاغورس حکیم نے لکہا ہے کہ اے شاگرد
ہر روز جب تک کہ تم اپنے روز گذشتہ کا تصور اور خیال اس بات کا کہ ہم نے
کیا کام خلاف شرع کیا اور کس کام کے سرانجام کرنے مین ہم سے خطا
ہوئی نہ کر لو تب تک خواب کو حرام جانو اکثر لوگون نے پس از صرف نقد گرانما
عمر ہاتہہ پر ہاتہہ ملا کہ حیف صد حیف ہمنے اپنے وقت کو ایسا برباد کیا
جسکا بیان حوزہ امکانسے خارج ہے ذکر ہے کہ ایک شاہزادی نے وقت
نہضت عالم بقا کے خدا کی جناب مین دعا کی کہ جو ایک ساعت اور مرغ روح
کالبد جسم سے پرواز نکرے تو مین عوض اسکے کروڑون روپے خرچ کرون
اسے طالب علمو خیال کرنا چاہیئے کہ اُسنے تمام عمر بیفائدہ بسر کی اور ایک
ساعت کیواسطے اتنا کچھہ زر صرف کرنا تجویز کیا لیکن شیخ شیرازی کا

مقولہ ہے + مصرعہ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + اور ایک صاحبکا ذکر ہے
کہ وہ بھی وقت نزع یہی کہتا تھا کہ یارو جام حیات میرا لبریز ہو چکا ہے اسوقت
مین میری دستگیری کرو لیکن کسی سے کچھہ نبن پڑا الحق مصرعہ
باہیچ دلاور سپر تیر قضانیست +

چھٹا باب گفتگو کے بابت

دو شخص متفق اللفظ والمعنی مجلس سے رخصت ہوکر رہ نورد وادی ترددہوے
اثنا راہ مین ایک نے دوسرےسے پوچھا کہ یار آج کا دن مجلس مین بکمال عیش
ونشاط بسر ہوا اسنے جواب دیا کہ بلے جیسی خورمی ہمارے دلکو آج
حاصل ہوئی یقین کہ ایام ماضیہ مین کبھی ہوئی ہوگی ماورا ازین آج جتنے
صاحب محفل مین زینت بخش تھے سب کے سب بادہ سرور سے بغایت مسرور
اور محظوظ تھے خدا جانے اُن صاحبون کی فرحت کا کیا سبب تھا مگر اپنی شادمانی
کا تو یہہ سبب ہے کہ فلانے متکلم کی خوش کلامی اور حسن مقال سے حظ کافی
اور سرور وافی حاصل ہوا پہر وہ کہنے لگا کہ ہماری راحت کا بھی بھی موجب ہے
جو تمنے بیان کیا دیکہا چاہئے کہ اگرچہ وہ طوطی زبان اپنی تقریر دلپذیر سے
اہالی محفل کے غنچہ دل کو شگفتہ کرتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ مجھکو اسقدر قوت
گفتار کی حاصل ہے کہ لوگون کا دل میری طرف مائل ہے سبحان اللہ ایک
متقرر بحسن نیتی اور نیکو فہمی مجلس مین اس خوبی سے ذکر خیر کرتا تھا کہ تمام مجلسیون کو

انتعاش اور انبساط حاصل ہوتا تھا اگرچہ ہملوگ بہ نسبت مشاقی اور باتون کی
طلاقت لسانی اور ذلاقت زبانی پیدا کرنے مین مہارت اور مشق کم بہم
پہنچاتے ہین لیکن جتنی خوشی گفتگو سے حاصل ہوتی ہے اُتنی اور شغلونسے
نہین جو انسان خوش تقریر ہوتا ہے مجالس اور محافل مین لیاقت اور
خوبی اور ہی پیدا کرتا ہے قافلے مین ایک ہی شخص کی عذب البیانی سے سب
ابن السبیلون کو قطع کرنا راہ کا اسہل اور سرور زیادہ از بیان حاصل
ہوتا ہے خوبی تقریر کی تفصیل اور تشریح اسمقام پر ضرور نہین ہے اتنا ہی
کافی ہے کہ یہہ نعمت بہی منجملہ نعمائے خداداد ہے اور ہر حالتمین تفریح طبع
کیواسطے ایک واسطہ محکم بنیاد آسے طالب علمو تم اسی پر تن دہ مت ہو
کہ ہماری گفتگو مین قبایح اور عیوب کا دخل مطلق نہین ہے بلکہ یوماً فیوماً
اپنی خوش گوئی اور تقریر زبانی کو مجرب اور مصفا کیا کرو گفتگو کے
سوا ایسا کوئی طریق بہتر اور دلپسند نہین ہے کہ جسکے ذریعہ سے
ہماری ذات سے مجلسیون کو سود اور فائدہ اور اُنسے ہمکو عزت اور
مرتبہ حاصل ہووے کیونکہ جس محفل مین جوہریان بازار تقریر لالی سخنان
ابدار کو صدف دہانسے جہاڑتے ہین سامعین اُن موتیون کو اگر اپنے
درج سینہ مین اٹہاکر رکہہ لیوین تو کوئی مانع اور حارج نہین ہے اور
ارباب علم کی محفل مین ایسے ایسے بیان علمی ہوا کرتے ہین کہ جنکا ذکر کسی

کتب مین مندرج نہ ہوا ہوگا دانشمندون کی صحبت مین بیٹھنے اور طور و طریق
اُس صحبت کے دریافت کرنے سے انسان کے مزاج مین شائستگی اور پاکزگی
آجاتی ہے اور بدین دلیل جس شخص کو ہم سنتے ہین کہ وہ صحبت نیک مین
بیٹھتا اوٹھتا ہے بالضرور ہم دریافت کر لیتے ہین کہ اُسکا روَیہ پسندیدہ اور
طریقہ سنجیدہ ہوگا صاحب تقریرون کی گفتگو کی شائستہ سے سامعین کے
بھی دل مین صلاحیت اور نرمی سما جاتی ہے اور وے یہہ جانتے ہین
کہ جیسا انکا کلام ملایم ہے ویسا ہی دل بھی موم ہوگا بہرحال جیسی صحبت
ویسا اثر + سعدی فرماتے ہین + سگِ اصحاب کہف روزی چند
پے نیکان گرفت مردم شد + اُن اشخاص کی گفتگو مین جو بظاہر باتین
اخلاق اور ارتباط کی کیا کرتے ہین دو خطرے ہین +
اوّل اس وضع پر گفتگو کرتے کرتے آخرکار انسان کے دلمین منافقت
اور معاندت ایسی جڑ پکڑ جاتی ہے گویا جبلی اور خلقی ہے گو کہ کبھی اُسکی
زبانسے دوست یا دشمن کے حق مین حرف درشت نہین نکلتا ہے بہر
حال ایسی عبارت قاری اور سامع دونون کے حق مین مذموم اور معیوب
ہے + دوم جو علم کہ صرف گفتگو ہی سے حاصل ہوتا ہے اُسمین احتمال
صحت اور غلطی کا رہتا ہے الحق گفتگو کے ذریعہ سے علمیت کا حاصل ہونا
پایہ اعتبار سے خارج اور ساقط ہے تواریخ کتابی پر اکثر لوگ مدعی صحت

اور سند کے ہوتے ہین جب مورخون کی غلطی سے کتابون مین بہی گمان غلطی کا
ہو بہر تقریر زبانی کو معتمد اور صحیح سمجہنا خلاف عقل ہے جو شخص کہ صرف
گفتگو اور تقریر سے امید حصول علم کی رکہتا ہے البتہ اُسکو قوت ناطقہ اور
طاقت گفتار کی حاصل ہو گی لا اصحت اور درستی سے خارج اور زایل
ہو گی خوش بیانی اور تیز زبانی سے آدمی اپنے دل کو مسرور اور محظوظ
کر سکتا ہے لیکن جسوقت کچہہ نئے مقدمہ علم کے کہ جنمین ضرورت غور اور
تعمق کی پڑتی ہے اُسکے آگے آوینگے کچہہ اُسسے نہ بن پڑیگا طالب علمون کو
بہ نسبت اورون کے علمیت اور قابلیت زیادہ تر حاصل ہو سکتی ہے
کیونکہ تحصیل علم کیواسطے بہی دو طریق منتخب اور گزیدہ ہین اور یہہ دونون
طالب علمون کو حاصل ہوتی ہین یعنی علمیت کی باتین کتابونسے اور اخبار صحیح
ہر دیار کی گفتگو سے طالب علمون پر فرض اور متحتم ہے کہ سوائے تحصیل علم کے
طاقت لسانی بقید امتیاز نیک اور بد کے پیدا کرین اے طالب علمو چونکہ گفتگو
بمنزلہ اشیائے تجارت کے ہے اور اُسکو باہم ایک دوسرے سے ادلا بدلا کرتے
ہین لہذا تمکو مناسب ہے کہ روز بروز اپنی علمیت اور گفتگو کو ترقی دیتے رہو
اور جن شخصون سے کہ تمنے فائدہ اوٹہایا ہے انکو تم بہی اپنی ذات سے فوائد
پہنچاؤ ✤ اب ہم چند قاعدے درباب گفتگو بیان کرتے ہین ✤
اول یہہ کہ تم اپنے اور اپنے ہمصحبتون کے وقت کو واہیات ذکر اور چرچے مین

ضایع نکرو کبھی کبھی محفل مین ایسے واہیات تذکرے ہوا کرتے ہین کہ دانشمند
آدمی لابد منغص ہوکر مجلس کو ترک کرتا ہے اور فوائد جلسہ سے اپکو محروم
رکھتا ہے آے طالب علمو جو تم مجلس مین جایا کرو تو کسی ایسے شخص کو کہ جو
تمہاری گفتگو کے قابل ہووے سے تلاش کرکے اُسنے ہمکلام ہوا کرو کیونکہ
مجلس مین جاہل اور عاقل دونون وضع کے آدمی ہوا کرتے ہین جو تم کسی محفل
سے ناراض ہوکر گہر کو چلے آؤ اور اپنی ناخوشی کا شکوہ اور گلہ کرو تو بہر
حال تمہارا ہی قصور ہے اور جو یہہ کہو کہ اُس مجلس مین نہ ہمکو کسی سے
نہ کسیکو ہمسے کچہہ فائدہ حاصل ہوا تو یہہ بہی تمہاری ہی سمجہہ کا پہیر ہی
حیف صد حیف کہ اکثر ارباب دانش نقد لیاقت اور استعداد کو ہرزہ گوئی
مین صرف کرتے ہین جو وے چاہین تو جسطرح سے بجا اور زیبا ہے اُسیطرح سے
اپنی حسن لیاقت اور تمیز کو ظاہر کرکے اور لوگون کو بہی راہ راست تمیز پر
لا سکتے ہین لہذا یہہ قاعدہ پسند کرنا چاہیئے کہ ہمیشہ توجہہ اور میل فائدہ الناس
کیطرف رہا کرے ✤ دوم ترشروئی اور تلخی سے کبہی گفتگو نکیا کرو عوام
اکثر ایک دوسرے کی شکایت کنایتاً خواہ صراحتاً کیا کرتے ہین اور سمجہنے
والے سمجہہ جاتے ہین کہ یہہ اشارے ہمپر ہوتے ہین مثل ہے کہ کانے چوتتے
کنوڑے بہیٹ جو شخص کہ اورون پر تہمت باندہتا ہے اپنے واسطے بدکرتا
ملک تاتار مین جو شخص کہ زیادہ تر ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے لوگ اُس

فکر مین رہتے ہین کہ کسیطرح سے نہ تیغ کر دیوین کیونکہ اس قوم مین یہہ وہم
کی بات جاری ہے کہ شخص مقتول کی دانائی اور اور لیاقت قاتل مین آجاتی ہے
شاید ملزم بھی معتقد اسی قاعدے کے ہین کہ ایک مرد نیکو کار پر الزام اور
تہمت باندہنے سے اسکی خوبیان ہم مین آجاوینگی اگر بیان مذکورہ صدر
ناتار کا راست ہوتا تو الزام دینے والون کو حضرات پر تہمت باندہنا
بڑا سودمند ہوتا ہم لوگون کو شکایت سننے کی ایسی عادت ہے کہ جو کوئی کسیکی
مدح مین دس باتین اور قدح مین دو باتین ہم سے کہے تو ہم ہجو کی دو باتونکو
بگوش رغبت سنکر کالنقش فی الحجر دل پر نقش کر لیتے ہین شکایت کرنیوالیکا دل
مکدر اور ملوث ہو جاتا ہے کیونکہ شاکی کا دل اُسنے بوجھتا ہے کہ تمکو
شکایت کرنا فلانے کی مناسب نہ تھی اور تم نے کی اور جسکام کو کہ تم نہین
کرنا چاہتے تھے وہ کیا کسیکا قول ہے کہ جو شخص دوسرے کے عیبون کو دیکھہ کر ہنستا ہے
سب لوگ اسکے دشمن ہو جاتے ہین اور جو شخص کسی شخص کو کسی پر ہنستے دیکھے
آپ بھی ہنستا ہے تو وہ عالم تنہائی مین ضرور اپنے دل مین یہہ خیال باندہتا ہے
کہ میرے اوپر بھی کوئی ضرور ہنسیگا کیونکہ کتاب مین لکھا ہے مَن ضَحِکَ ضُحِکَ
اور اگر یہہ اندیشہ بھی نہووے تو بھی اپنی خود پسندی سے اُس شاکی کو کہ جو
اپنے تئین بالاتر سمجھہ کر اورون کی شکایت کرتا ہے ناپسند کریگا اگر تمنے
کسیکو کسیکی شکایت کرتے نہین دیکھا ہے تو ہمکو معلوم نہین ہے کہ شاکیون

کی زبانسے کتنے شخص ہدف سہام ملام ہوتے ہین + بیان ہے کہ ایک دہقانی
سادہ لوح صاحب سلیقون کی صحبت مین آنے جانے لگا اگرچہ وہ بیچارہ
نہ تو پڑہا لکہا اور نہ کچہہ چالاک بہی تہا لیکن توبہی اُس صحبت مین بیٹہ کر گفتگو
کرتا تہا برخلاف مجلسیون کے اسکی یہہ عادت تہی کہ جب تمام مجلس برخاست
ہوجاتی تہی تب وہ اوٹہتا تہا ایک دن لوگون نے پوچہا کہ تم ہمیشہ تا برخاست
مجلس کیون نبیٹہے رہتے ہو اوسنے کہا کہ مین یہہ جانتا ہون کہ جب کوئی شخص
مجلس سے رخصت ہوجاتا ہے تو حاضرین مجلس سے کوئی نہ کوئی اسکی بدی اور
غیبت ضرور کرتا ہے لہذا مین بیٹہا رہتا ہون کہ کوئی میری غیبت بہی نکرے
سوم کبہی کسیکی چاپلوسی نکرو خوشامد اور تملق سے انسان دوست اور آشنا کی
نظر مین حقیر ہوجاتا ہے لابہ اگر اپنے دل مین یہہ جانتا ہے کہ جتنی مین خوشامد
دوسرے کی کرتا ہون اُسسے دوچند وہ میری کریگا +
چہارم اذکار طیبہ کو کبہی سبکی اور بے ادبی سے بیان کرنا نچاہیئے جو شخص کہ ذکر
پاک کو سبکی اور خفت سے مجلس مین بیان کرتا ہے وہ کسی نہ کسی مجلسی کے
دلکو رنج اور تصدیعہ دیتا ہے ایسی گفتگو نہ علامت تیز فہمی نہ بے پروائی اور
باعث کبہی صفت کی ہے بلکہ برخلاف اسکے حال اس شخص کا یہہ ہے کہ اسکا دل ایسا
بُرا ہے کہ نے ترغیب گناہ کرنیکو مستعد ہوجاتا ہے جو شخص کہ اپنے
آفریدگار تعالی شانہ کے ذکر بحقارت کرتا ہے بیشک ترغیب دینے سے وہ اپنے

دوستون کو بہی سبک کریگا بہرحال ایسا شخص قابل اسکے نہین ہے کہ اسے صحبت کیجئے اور ایسے شخص کی دنیا مین بڑی بدنامی ہوتی ہے +

پنجم ہر ایک مقدمے مین گفتگو بلحاظ اور ہوشیاری کے کرو بعضے شخص بسبب بے علمی کے ایسے بیعقل ہوتے ہین کہ تم انکو دیکھتے ہی دریافت کرلوگے کہ انکا مادہ اور مغز اتنا ہے + اے طالب علمو اگر تم بہی ایک ہی طریق پر گفتگو پسند کروگے تو تمہارا حال بہی ہی ہوگا یہہ بہی جانو کہ ایک ہی طور پر گفتگو کرنے سے دل گہبرا اوٹہتا ہے حتی المقدور ایسے ذکر مجلس مین کم کیا کرو اسکا خطرہ سبکو ہے ہم جانتے ہین کہ جتنی ہی انسان کی عمر زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی شوق اشغال ذکر کا ترقی پذیر ہوتا ہے لیکن ازانجا کہ اپنا ذکر کرنا بہت مشکل اور نازک ہے کیونکہ انسان کو آپ اپنی مذمت ناگوار اور تعریف کرنا سامعین کو گران ہے لہذا تمکو چاہیئے کہ تم اپنے باپ یا اپنے احبّا کے حتی الوسع ذکر مختصر کیا کرو کیونکہ خودستائی سے لوگون کو یہہ گمان ہوتا ہے کہ یہہ شخص سامعین سے امیدوار ثنا اور صفت کا ہے +

ششم بذلہ سنجی سے باز رہو بذلہ گوئی مین ہوشیاری چاہیئے اور اسے اگر گفتگو سے سنجیدہ کار نظر کرکے اسکو مشہور کرو تو بہت اچھا ہے کیونکہ لطیفہ گوئی کا مایہ تمہارے پاس اور ون کا ہے تمکو یہہ طاقت نہین ہے کہ اسکو بڑہا سکوگے اگر تم بذلہ گوئی کی عادت پیدا کروگے تو اسمین فساد کا خطرہ ہے

بذلہ گوئی مثل الہ قتل کے ہے جو اسکو گہوماہی تو کسیکو ضرور زخم لگ جاویگا
جو تم بذلہ گوئی کی عادت کروگے تو ضرور بالضرور تمہارے ہمعصرون کے
دل پر لطیفہ کا زخم لگیگا اور آخرکار باہم فساد برپا ہوگا جس شخص کو تم سنو
کہ وہ بہ نسبت دوستی دوستون کے لطیفہ گوئی پسند کرتا ہے یقین جانو
کہ اندک مایہ مدت مین ایک بہی اُسکا دوست نہ رہیگا ✤ ششم ہفتم کسی مجلس مین اپنے
علم اور دانائی کو دکہلایا مت کرو کوئی شخص اُنکو نادان نہین جانتا ہے بلکہ جو شخص
اپنی علمیت مجلس مین ظاہر کرتا ہے تو وہ گویا مجلسیون کو یہہ کہتا ہے کہ تم سے ہماری
دانائی بڑہ کر ہے اور عقل ہماری بہتر کسی طالب العلم نے اپنے تئین
مجلس مین پسند کرنیکے واسطے کوشش بہت کی مگر نہوا اُسکا سبب دریافت کرنا
مشکل تہا مگر مین نے اول ہی ملاقات مین اُسنے دریافت کرلیا یعنی وہ ہمیشہ مجلس
مین بیٹہ کر زبان فارسی مین گفتگو کرتا تہا اور لغات عربی اور معنی اصطلاحی اور
لغوی کا امتیاز بتلاتا تہا تاکہ مجہکو صاحب علم سمجہین اگرچہ اسمین کچہ نقصان نہین ہے
مگر لوگون کو اُسکا تکبر معلوم ہوتا ہے اگر چاہئے تو ایک گہنٹے مین اتنی لغات کتاب
سے دیکہہ کر یاد کرسکتا ہے کہ مجلس مین بولنے چالنے کیواسطے کافی ہووے
مگر کچہہ اسسے علمیت ظاہر نہین ہوتی ہے جو صاحب علم اور صاحب کمال ہوتے
ہین وے اپنے فضل وکمال کا غرہ نہین کرتے ہین کیونکہ ✤
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین ✤ ہشتم جب تم کسی اہل مجلس سے گفتگو کرنے کی

خاطر مخاطب ہو تب اپنے دلکو لوث شرک سے پاک رکہو اشرافون کے
جلسے مین اگر کسی شخص کی گفتگو مین کچہہ شایبہ آلودگی اور ناپاکی کا ہوتا ہے بے
ریب تمام مجلس نشین اوس پر بدیدۂ حقارت نگاہ کرتے ہین اور یہہ بہی
جاننا چاہیئے کہ ایسے کلمات ذو معنین اور لطایف کا کہ جنکے تذکرہ سے کسیطرحکی
قباحت پیدا ہووے استعمال کرنا باعث ناراضی اور کراہیت سامعین کا ہوتا ہے
لہذا ہر نوع کے مضمونونکو خواہ وے افسانے خواہ نصایح ہووین شایبہ
قباحت سے مبرا رکہنا چاہیئے + گفتگو مین کچہہ شایبہ بغض اور عناد کا
بہی نہووے اور اسکے واسطے اور کوی تدبیر مناسب نہین ہے بجز محفوظ
رکہنے دلکے حسد سے شگفتہ دلی اور کشادہ پیشانی سے بہی گفتگو کرنی چاہیئے
اگر قصد کرو تو یہہ عادت پیدا کر سکتے ہو اور جو یہہ عادت پیدا کر لوگے تو اہل
مجلس ہمیشہ تمہاری صحبت پسند کرینگے خندہ رو کی صحبت سے دل غمگین کو فرحت
حاصل ہوتی ہے بلکہ جو انسان بحالت رنج و تعب جب اپنے دوست آشنا کو
دل شاد اور شگفتہ خاطر دیکہتا ہے البتہ اوسکا ملال بہی دفع ہو جاتا ہے ای طالب علمو
جسکو چاہو دیکہہ لو کہ وہ بالضرور لوازم تفریح طبع کیواسطے محتاج
ہوگا مگر حاصل ہونا لوازم مذکور کا سوا ے خوشی خاطر نہ تم جبہو نکے
اور کسی ذریعہ سے ممکن نہین ہے اوس محل مین کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے
جہان ہر واحد کے چہرے پر آثار اندوہ و ملال یکسر پدیدار ہووین دیکہا جائے

بعض اشخاص بچگان سگ وغیرہم کو بدینمراد پالتے ہین کہ اونکے جست وخیز
اور کہیل کود کو دیکھہ کر اونکے دلکو بہی فرحت حاصل ہووے پس سرور دل
حاصل ہونا بہرحال موقوف اوپر انبساط اور نشاط دل رفیقون کے ہے
دیگر ہیچ * چند قواعد گفتگو کے باب مین میسنفنا کی تصنیف سے انتخاب
کر کے لکہے جاتے ہین اونکو خوب غور اور خوض سے مطالعہ کر کے عمل مین
لاؤ * اول جسطرح سے تم اچہی اچہی کتابون کو اپنے فایدہ کے لئے جمع
کرتے ہو ویسے ہی لحاظ اختلاط اور ارتباط مین مرعی رکہو فایدہ اور
سرور فقط اچہے رفیقون اور اچہی کتابون سے حاصل ہوتا ہے
اگر تمکو دوستون سے کچہہ فایدہ اور فرحت حاصل نہووے تو تمکو
مناسب ہے کہ تم اپنی خوبی تقریر اور صحبت دلپذیر سے اونکو مستفید کرو
اور جو یہہ بہی نہو سکے تو ایسے دوستون کی صحبت سے نفرت کرنا بہتر ہے
دوم اپنے ہم صحبتون کی قدرشناسی ملحوظ رکہو اگر وے تمسے عمر مین
بزرگ ہووین تو بطور شاگردان اونسے سوالات علمی پوچہو اور اونکے
جوابات کو دہیان کر کے سنو اور جو وے چہوٹے ہووین تو اونکو فیضان
تقریر اپنی سے مستفیض کرو *
سوم جب اہل مجلس گفتگو کرتے کرتے مُہر سکوت دہن پر رکہین تب تم ایسی
بات کا ذکر چہیڑو جسپر ہر ایک آدمی اپنی اپنی راے دے سکے

اور مجلس مین جانے کے قبل ایسی باتون کو سوچ سمجھہ لو کہ جنکے تذکرہ سے
بازار مکالمہ کا گرم رہے + چہارم جب کسی سخن جدید یا مفید کا محفل مین
مذکور ہووے اوسکو جب اپنی مکان پر جاؤ بیاض مین لکھہ رکھو مگر جو
واہی تباہی ذکر درمیان آوے اوسپر خیال کرنا بھی بیجا ہی +
پنجم مجلس مین بت کے مانند خاموش بیٹھا رہنا بیجا ہے کیونکہ قفل سکوت
زبان پر لگانا صاحب سلیقونکا شیوہ نہین ہے سب مجلسیون کو زیبا ہے
کہ ایک دوسرے کو کلام پرتکلف اور تقریر دلپذیر سے خوش وخورم کرین
جو تمہارے بھی یہی نیت اور عزیمت ہووے تو کہان تک ایسی بات
تمہاری زبان سے ادا ہوگی جسکے ذکر سے تمہارے رفیق خوش ہوویں اور
جو تم یہہ بات کہو کہ کوئی ایسی بات خاص ہمکو یاد نہین ہے کہ جس سے ارباب
محفل مستفید ہووین جواب ہمارا یہہ ہے کہ اولاً حسن کلام طرز تقریر متکلم پر
منحصر ہے ثانیاً کلام کرنا ہزار بار خاموشی سے بہتر ہے + زبان دی ہی خدا نے
آدمی کو نطق کی خاطر + رہی خامش اگر گونگے سے اوس سے پھر تفاوت کیا
ششم مجلس مین اگر کوی شور اور غوغا برپا کرے تو تم اسمین ہرگز شریک
مت ہو اگر کسی مقدمہ مین مباحثہ گرمی سے ہووے تو تم خاموش بیٹھہ کر اول
سب کی راے اور تجویز کو سُن لو بعدہ اپنی راے سب مجلسیون کے حضور بیان
کردو + ہفتم یاد رکھو کہ آدمی کو اپنے عیوب اور قبایح ہرگز دیکھہ نہین

پڑتے ہین لہذا اوسکی رفتار وگفتار پر بیہودگی سے لب اعتراض کا کہولنا
نامناسب ہے + ہشتم اگر کوئی اہل مجلس کسی شخص کی مذمّت کرے تو تمکو
یہہ مناسب ہے کہ پہلے تم شاکی کو نصیحت کرو اور جو وہ اوس پر لحاظ نکرے
تو تم خاموش ہوجاؤ تا اوسکو معلوم ہوجاوے کہ تمکو شکایت کا سننا ناگوار ہے
نہم اس نیت سے گفتگو نکرو کہ لوگ تمہاری تقریر پر تحسین اور آفرین کرین
دہم جب کسی امر کا ذکر پیش اوے اور کوئی شخص اوسکے بات مین کوئی بات
کہ جو تمکو مطلب سے دور معلوم ہووے کہے تمکو مناسب ہے کہ کچھ اعتراض مت
کرو کیونکہ شاید اور صاحب محفل اوسکے کلام کو معقول اور مناسب تصور کرین
یا اُسکے کلام سے کوئی بات مفید منکشف ہوجاوے +
یازدہم بے تکلفی سے گفتگو کیا کرو تا اور ارباب مجلس بہی بے تکلف ہوکر
بازار گفتگو کا گرم کرین اور اسی طور سے بہت سی باتین مطلب کی ظاہر ہووین
علاوہ قواعد مرقوم کے ہم اور ایک قاعدہ قلمبند کرتے ہین اور وہ یہہ ہے
کہ تم مجلس مین بیٹہہ کر کسی بات سے خفا اور رنجیدہ نہو اگر کوئی تمکو برا کہے
یا اور کسی نوع سے تمکو ناراض کرے تو وہان برداشت کر جاؤ کیونکہ وہ
محل قضیہ اور جہگڑے کا نہین ہے اگر حریف تمہارا خشمگین اور تندمزاج
ہووے تو تم بکمال تحمل اور اعتدال مزاج کے اوسکے ساتہہ گفتگو کرو آخر
کو تم غالب ہوگے اور وہ مغلوب کیونکہ غصہ اور گرمی سے آدمی کا چراغ عقل گل ہوجاتا ہے

انگریزی مقولہ ہے + کہ تلوار ٹھنڈی ہی تیز ہوتی ہے + اب جاننا چاہیئے
لوگ. قدر اور جانب داری اوسی شخص کی کرتے ہین جو موقع خشم مین تحمل کو کام
فرماتا ہے اور اپنے مزاج کو درجۂ اعتدال سے لغزش نہین دیتا ہے الحق
مصرعہ از خورده چه بهتر است گفتا که غضب غصہ ور آدمی سے تمکو کچھہ
علاقہ رکھنا نچاہیئے دنیا مین بتجربہ رستی خشم کا پھل جاویگا یعنی وہ اگر تمسے
زورآور ہے تو اوسکو بھی ایسے کسی زبردست سے کام پڑجاویگا جو اوسکا
ناک مین دم کریگا بہرحال ہر فرعونے راموسائی + اوس مباحثہ کو جسمین
طرفین کو انکشاف حق سے کچھہ غرض ہووے لیکن ہرایک یہہ چاہتا ہے
کہ اپنے حریف کو کسی طرحسے قایل معقول کرے کسی محفل مین دخل دینا نچاہیئے
یاد رکھو کہ جب مباحثہ مین صورت مجادلکی نمودار ہووے اوسیوقت
اوس مباحثہ کو موقوف کرنا چاہیئے ای طالب علمون آدمی کو قوت ناطقہ
کی مدد سے تصورات دلی اور خیالات قلبی ظاہر کرنیکی جو طاقت ملی ہے تو جاننا
چاہیئے کہ وہ طاقت بہترین نعمتون الہی سے ہے اس طاقت کے وسیلہ سے
انسان نوع نوع کی عیش اور طرح طرح کے فایدے حاصل کرسکتا ہے
مگر زبان ایسا ایک آلہ ہے کہ اوس سے اکثر مفسدے اور فتنے کے برپا
ہونیکا گمان رہتا ہے کسی اوستاد کا قول ہے + **بیت**
تیغیست زبان کشیده در کار + زین تیغ کشیده سهم گنبدا.

حاشا کہ زبان سگے گزندہ است * در حبس دہان ازان فکندہ است

انسان کو لازم ہے کہ اپنی زبان کو قید دہان مین رکہے کیونکہ روز بازپرس
ہر لفظ اور ہر کلام کا مواخذہ زبان سے ہوگا اور مکافات عمل ملیگا اب
جانو کہ جسطرح خداوند تعالے نے حکمت بالغہ سے زبان کو نطق کی
خاطر بنایا ہے اوسیطرح کان کو بہی سننے کے لیئے پیدا کیا ہے پس زبان
اور کان باہم لازم ملزوم ہین جو قاری کچہہ برا کہیگا تو بے شک اثر اوسکا
سامع پر برا ہوگا اور جوابدہی اسکی کہنے والے ہی سے متعلق ہوگی جب
علم اور خلیق آدمی طرز کلام اپنے اوصاف سے رفیقون اور ہمچشمون کو
بہی بہرہ ور اور عظمت و جلال وحدہ لاشریک کا ہر واحد کے تختہ دل پر
نقش کالحجر کرسکتا ہے بہرحال جو شخص موصوف بصفات بالا ہوگا
وہی اپنی گفتگو سے فرحت بخش دلہاے احبا ہوگا جو لڑکا کہ ہنوز صاف
صاف بول نہین سکتا ہے جو ایسے متکلم کی صحبت مین رہے تو فیض
صحبت اوسکے سے تعلیم اسکی خاطر خواہ ہوجاوے لہذا آدمی اپنی گفتگو سے
یا تو بڑے بڑے فایدے اور لوگون کو بخشیگا یا وے کہ جو اسکو عزیز
رکہتے ہین اوسسے رنجیدہ ہونگے اور بجز رنج کے اوسکو بہی کچہہ فایدہ نہوگا
پہر ہم یہہ کہتے ہین کہ اس بات کو یاد رکہو جو کچہہ بات منہہ سے نکلی پہر لوٹ
نہین سکتی اور حضور خدا کے پہونچ جاتی ہے اور اوسکا اثر خواہ نیک

خواہ بدر روز قیامت روح کو معلوم ہوجائیگا +

ساتوان باب درس کے باب مین

ظاہر ہے کہ طالب علمون کی ترقی اکثر تندرستی اور صحیح البدنی پر منحصر اور
ملتوی ہے جب کسیکی قوت بدنیہ مین کسر آجاتی ہے تب عقل بہی اوسکے
ہم در دہن کر طالب علم کی طبیعت کو تحصیل علم کیطرف رغبت نہین دیتی ہی
اگرچہ بسبب زایل ہونے قواے جسمانیہ کے فروغ عقل مین کسیطرح
خلل واقع نہین ہوتا ہے مگر مانند اوس آتش کے کہ جو کاہ خشک مین لگ کر
زور شور سے جل اوٹہتی ہے اور تہوڑی دیر کے بعد اگر اثر حرارت کا بہی
اوسمین ڈہونڈہے اصلا نہ پاے عقل جب صورت تنزل کی پکڑتی ہے
پہر ترقی اوسکی ناممکن اور محال ہے + اے طالب علمون اگرچہ تم بسبب کم میسری
لوازمات ضروریہ کے تحصیل علم مین قاصر ہو مگر جب محنت اور مشقت کرنے
پر کمر باندہوگے البتہ دولت علم کی پیدا کروگے چونکہ تندرستی انسان
کیواسطے نعمت بے بدل ہے لہذا جب تندرستی مین کچہہ نقص واقع ہوگا
پہر علم کا حاصل کرنا معلوم بلکہ معدوم اگرچہ اسمین کچہہ شک و شبہہ نہین ہے
کہ جو شخص بدل و جان بلا لحاظ صحت اور تندرستی کے مطالعہ علم ہی مین
مشغول رہے گا کما حقہ دولت علم حاصل کریگا اور عوام اوسکی ترقی پر
متعجب ہونگے مگر بے فایدہ یعنی بسبب عدم خبرداری صحت اور تندرستی کے

ضعف اوسپر اسقدر غالب ہوگا کہ زندگی اوسکو وبال جان معلوم ہوگی
ہر طالب علم کو اس بات پر خیال کرنا چاہئے کہ مطالعہ کرنا کماحقہ علم کا بغیر خطر
جان کے محال ہے کیونکہ خدا نے بنی آدم کو محنت ومشقت کیواسطے پیدا
کیا ہے نہ کہ قویٰ کے معطل اور مجہول رکہنے کے لئے دیکہو وہی شخص صحیح البدن
اور تندرست رہتا ہے جو جنگل اور پہاڑ کی سیر کرتا ہے اور جسم کو ورزش
ہی مین رکہتا ہے شرط یہہ ہے کہ انسان اپنی قوت کے اندازہ سے زیادہ محنت
نکرے کیونکہ اوسمین بہی ضرر کا احتمال ہے طالب علمون کی عادت ایک جگہہ
مین بیٹہے رہنے کے برخلاف تقاضاے خصایل انسانی ہے اگر کوئی شخص
بغور وتامل خیال کرے تو اوسکو صاف واضح ہوجایگا کہ انگلینڈ مین
جو طلباے نوجوان مطالعہ علم کی کثرت اور شدت سے رقم حیات کو
آب ہلاکت سے دہوتے ہین اور عاقبت کار لبسبب بیخبری بدن کے
انجام محنت کا بد دیکہتے ہین چونکہ طالب علمون کو یہہ تصور باطل متصور
رہتا ہے کہ زمانا تحصیل علم اور آراستگی عقل اور فہم کا وہی ہے جو مکتب
نشینی مین بسر ہوتا ہے لہذا وے کمر ہمت اس ارادہ پر باندہتے ہین
کہ تمام علوم کو حاصل کر قدم صحن مدرسہ سے باہر رکہینگے +

اے طالب علمون ہم خوب جانتے ہین کہ تمکو چند سببون سے ورزش جسم
سے عذر ہے +

اولاً شاید تم یہہ عذر پیش کروگے کہ جیسے تندرست کو دوا درکار نہین ہے
ویسے ہی قوی آدمی کو ورزش کی کیا حاجت ہم جوان تندرست اور چالاک
ہین ہمکو نہ کچہہ مرض نہ کسی طور کا غم اور الم ہے اور جیسے لوگون کو عطا فرمایا ہے
ویسی ہے ہمکو بہی خدا نے طاقت عطا کی ہے ہم عادت ورزش کے کیون
پابند ہووین اور مفت اس بار سے سرکیواسطے دردمول لیوین جو لوگ
بیمار اور ناتوان ہین وے ورزش کیا کرین ہمکو کچہہ غرض نہین ہے*
ہم تمہارے کلام کو قطع کرکے یہہ کہتے ہین گو کہ تمکو اسوقت ورزش کی
کچہہ حاجت معلوم نہین ہوتی ہے مگر ایسا نہو کہ غفلت کرتے کرتے تمکو
ضرورت ورزش کی تب معلوم ہووے جب ضعف اور نقاہت تم پر اس
شدّت سے غالب ہووے کہ اوس وقت ورزش بہی کچہہ پہل ندیوے
اگر تم اس بات کی دلیل چاہو تو اون عزیزونسے جو مطالعہ علم کا تجربہ حاصل
کرچکے ہین جاکر پوچہہ لو کہ ورزش طالب علم کیواسطے فرض ہے یا نہین
دوئیم شاید تم یہہ عذر بہی تراشو کہ ہمکو ورزش کی فرصت کہان ہے
بسبب اسکے کہ ہمکو بہت سے سبق یاد کرنے پڑتے ہین یا اور اسباب عارضی مانع ہین
جانو کہ یہہ عذر تمہارا سراسر غلط ہے امتحاناً تم ہر روز اپنے جسم کو
ایک اندازہ سے ورزش دیا کرو اور دریافت کرو کہ بسبب برکت اوس
ورزش کے بہ سہولت تمام مطالعہ علم مین مشقت زیادہ کرسکوگے سچ ہے

کہ اگرچہ ورزش مین وقت صرف ہوتا ہے لیکن عوض اوس مضرت کے تمکو منفعت کثیر حاصل ہو گی +

سوم شاید تمکو یہہ عذر ہو کہ ورزش سے کچھہ فرحت حاصل نہین ہوتی ہے اس سبب سے ہمکو اوسکا کچھہ شوق نہین ایسی بہت تدبیرین ورزش کی ایجاد کی ہین کہ جن سے طالب علم اپنے جسم کو بہی چاق رکہین اور جانی بدن سے فرحت بہی حاصل کرین چونکہ انسان ضعیف بنیان کاہلی پسند ہے اور جب تک اوسکو کسی تدبیر سے ورزش کا شوق نہو وے تب تک اوسکو استعمال اوسکا نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے لہذا بعضون کا یہہ قول ہے کہ کسرت دستی مثلاً زمین کہودنا مگدر اور لیزم پہیرنا بہت مفید ہے بعضے یہہ کہتے ہین کہ کسرت بدنی جیسے کُشتی کہیلنا زیادہ تر سودمند اگرچہ کسرت بدنی کے نسبت ہم کسرت دستی کو مفید سمجھتے ہین کیونکہ اوس سے کبہی کبہی سودا بہہ آتا ہے لیکن ہم اپنے تجربہ سے یہہ راے دیتے ہین کہ طالب علم کے حقمین پاپیادہ سیر کرنا سب ورزشون سے مفید تر ہے بکان صاحب کی بہی یہی راے ہے کیونکہ اس ورزش مین بلا تحمل اذیت سب اعضا کو حرکت ہوتی ہے اور ایک خوبی اسمین یہہ ہے کہ پاپیادہ سیر کرنیکے لئے کچھہ لوازمہ بہی ضرور نہین مثلاً اگر تم صبح کو اپنے مکان سے سیر کرنے کے لئے نکلو تو ہواے معتدل اور مرطوب سے جو علی الصباح بہتی ہے

تمہارے بدن کو طراوت اور تازگی حاصل ہووے اور دیکہنا زمین
گوناگون اور شادابی نباتات اور نوع بنوع وحوش اور طیور کا تمہاری
انکہون کو رطوبت اور دلکو فرحت بخشے اور ایک فایدہ سیر و تماشا کا
یہہ ہے کہ تم کسی یار و آشنا کو رفاقت مین لیکر گفتگو سے دلپسند سے
اپنی خاطر کو شگفتہ اور تازہ کر سکتے ہو اور سیر کرنیکے وقت کسی دوست کا
ہمراہ ہونا اور باہم بات چیت کرنا یہہ فایدہ دیتا ہے کہ طوالت راہ کی
اور کسالت چلنے کی بالکل معلوم نہین ہوتی ہے لہذا تمکو مناسب ہے
کہ جو کوئی دوست تمکو مل جاوے تو اوسکو اپنے ساتہہ سیر اور تماشا مین
شریک کرلو اَی طالب علمو اگر تمکو ان فوائد مین کچہہ احتمال اور گمان
ہووے تو تہوڑے دنون اسکا تجربہ کر کے دیکہہ لو کہ کیا عجیب
فائدہ تمکو اس عادت سے حاصل ہوتا ہے اور ایسے ایام مثلاً شدت
گرما مین کہ تم سے تحصیل علم مین محنت نہین ہو سکتی ہے چاہئے کہ سیر
او رگشت کر کے قوت حاصل کرو تا جب ایام موافق مطالعہ کرنے
علم کے اوینگے تم سے خوب محنت اور مشقت ہو سکے گی دو طالب علم
ہمارے دوستون مین تہے جنہون نے اس طریق آسان سے
بہت فایدہ حاصل کیا تہا ایک سال موسم گرما مین وے دونون ساتہہ
ہو کر ہر روز سیر کرنیکو نکلتے تہے اور روز حساب اپنی سیر کا لکہہ رکہتے تہے

جس دن پانچ میل سے کم چلتے تہے اوسکو محسوب نہین کرتے تہے
اسپر بہی میزان دینے سے اونکی سیر کی مسافت دو سو میل جمع
ہوئی غرض اسیطرح سے اونہون نے خوب قوت حاصل کی اور
جب ایام سرما آئے اونسے خوب محنت مطالعہ علم مین ہوسکی الغرض
اس عادت کو جو تم اختیار کرو تو تمکو ایسی عادت سیر کرنے کی
ہوجاوے گی کہ سیر کرنا حاجات انسانی سے معلوم ہوگا +
چہارم جو تم یہہ معذرت بہی کرو کہ چونکہ طالب علم ایک جگہہ بیٹہے
رہنے کا عادی ہوتا ہے لہذا ہمکو سیر و تفرج نہایت ناگوار اور
ناپسند معلوم ہوتا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے کہ ترقی علم کے باب
مین تمکو کچہہ یہہ عادت ممد نہین ہے بلک مخل تم اس عادت
مقبوح کو کیون پیدا کرتے ہو اور جو تم اس بات کے منکر ہو کہ بہلا
ایک جگہہ سے بیٹہے رہنے مین کیا قباحت ہے تو اس امر کے
ثابت کرنے کے لئیے ہمکو کتب طبی کی دلیلون کو پیش کرنا کچہہ ضرور
نہین ہے تجربہ سے اسکو چاہو آزمالش کرلو مثلا کسی خلوت مین
کتابون کو لیجا کر چندروز مطالعہ مین صرف کرو اور زرش کا نام
نہ لو دیکہو اوس سے کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے بے شک تہوڑے
دنون مین تمہاری یہہ حالت ہوجاویگی کہ حرکت کے خیال ہی سے

تمہاری بدن کا عضو عضو درد کرنے لگیگا الغرض جس کام کی
عادت ہوجاتی ہے وہی بہتر معلوم ہوتا ہے اگر سکونت کی
خو پیدا کرو تو سکونت اچھی اور حرکت بری معلوم ہوتی ہے
قس علی ہذا حرکت کی عادت ہوجانے سے سکونت گران گذرتی
ہے اب جاننا چاہئیے کہ جو تم کا ہے گاہے باقتضای طبیعت
ورزش کیا کرو تو اوسمین کچھہ فائدہ نہین بلکہ ورزش مستعلہ مین
نقصان کا اندیشہ ہے اگرچہ بعضون نے ایسا ہی کیا ہے اور چونکہ عادت
نہونے سے کسالت اور ماندگی زیادہ معلوم ہوئے اس سبب سے
اونہون نے یہہ خیال کیا کہ ورزش مین سراسر ضرر ہے لیکن یہہ خیال
باطل ہے خوبی ورزش کی عادت پر منحصر ہے +

نقل ہے کسی گنوار نے جسنے تکیہ کی صورت خواب مین نہ دیکھی تھی ایک
مٹھی روئی لیکر پتھر پر دھرلی اور اوسپر اپنے سر کو بارادہ آرام
رکھا جب پتھر اوسکے سر مین گڑنے لگا تب وہ بول اوٹھا کہ جو لوگ
کپڑے مین روئی بھر کر تکیہ بناتے ہین اوتسے کیا آرام پاتے ہونگے
دوسرے نے جواب دیا ای نادان تو نہین جانتا ہے کہ ہر چیز مین اندازہ
چاہئیے کہ جو اوس اندازہ مین قلت یا کثرت ہوجاوے تو بدل
نفع نقصان پیدا ہوتا ہے فقط +

اب ہم ایسے چند قواعد کا بیان کرتے ہین کہ جنکے عمل سے ورزش
فایدہ دیتی ہے +

اول چاہیئے کہ ورزش باقرینہ اور روزمرہ ہووے جسطرح بدن کی
پرورش کی خاطر خوراک کی ہر روز ضرورت ہوتی ہے ہضم ہونا
اوس خوراک کا ورزش اور حرکت پر ملتوی ہے اوسیطرح
ہر روز ورزش بھی کرنا چاہیئے کیونکہ جس شخص کو چلنے پھرنے
کی طاقت ہے اوسکو ورزش کرنے سے کچھہ عذر نہین ہو سکتا
ہے +

دوم وہی ورزش سودمند ہے جسکو دل قبول کرے بدین سبب
کہ اگرچہ ورزش یومیہ سے تندرستی حاصل ہوتی ہی لیکن اگر وہ
مرغوب اور دلپسند نہووے تو انسان کی دلشکنی کا گمان
ہوتا ہے یعنی اگرچہ جسم کے فائدہ کیواسطے آدمی جبرًا و قہرًا
ورزش کرنا اختیار کریگا لیکن اوسکا دل ضرور ملول اور ناشاد
ہوگا ایسے مقام پر دانشمندون کے اس قول کو بھی ملحوظ رکھنا
چاہیئے کہ خدا نے ہماری تفریح طبع کے لیئے بہت سی چیزین
مقرر کی ہین مگر اون چیزونسے فرحت حاصل کرنا اختیار ہمارا ہے
جو دل مغموم ہے تو کسی چیز سے اگرچہ وہ جیسی چاہیئے ویسی ہی ہو

فرحت ہرگز حاصل نہوگی اور جو دل خوش ہے تو اشیاے بدمزہ سے بہی لذت حاصل ہوسکتی ہے سچ ہے دل کی خوشی سے خوشی دے لکے رنج سے رنج +

سوم جاننا چاہیئے کہ اگرچہ قوت مدرکہ مثل کمان کے ہے یعنی جب تک وہ کسی شغل مشکل مین مصروف ہے تب تک وہ مانند چڑہی ہوئی کمان کے ہے لیکن جیسے کمان کا مدام چڑہا رہنا دافع اوسکی مضبوطی کا ہے اسیطرح آدمی اپنی عقل کو بہی اگر ہمیشہ ایسے مشکل شغلون مین کہ جنمین اوسکے زور کرنے کی ضرورت ہووے مصروف رکہے تو قوت عقل کی زایل ہوجاتی ہے نظر برآن جیسے کمان کا اُتار رکہنا ضرور ہے ویسے ہی عنان عقل کو اشغال مشکل کیطرف سے موڑلینا مناسب ہے اے طالب علمون اگرچہ حکماے فلاسفہ نے ایسے قواعد لکہے ہین کہ جنکے عمل سے انسان حالت مصیبت مین دل کڑا رکہہ سکتا ہے اور دینداری اور خداپرستی مین یہہ خوبی ہے کہ انسان قضا پر رضا دے سکتا ہے لیکن بدانست ہمارے نہ اقوال فلاسفہ اور دین پرستی سے مصیبتین دفع ہوسکتی ہین یہہ وصف تندرستی اور خوش طبعی مین پایا جاتا ہے یعنی جو شخص تندرست اور خوشطبع ہوگا اوسپر دکہہ اور درد کم اثر کرینگے

اور جو اسکے سوا وہ دیندار بہی ہووے تو نور اعلی نور آئی بڑہنے
والو ہم نے جو فواید پا پیادہ سیر کرنے کے بیان کئے ہین
اس سے تمکو یہہ خیال کرنا نچاہئے کہ ہمکو اور قسم کی ورزشین
ناپسند ہین تمکو اگر کسرت دستی سے فائدہ جسمانی حاصل ہووے
تو بہتر ہے کسرت دستی ہی کیا کرو یاد رکہو کہ کسیطرح
کی ورزش کا سر تمہاری بزرگی اور مرتبہ کی نہین ہوسکتی
ہے دیکہا چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت داؤد
اور حضرت موسی علیہما السلام اور کئی انبیا کلہ بانون کی نسل سے
تہے وے اپنی مشقت معینہ کیا کرتے تہے اور اس سے اُنکی
بزرگی اور ناموری مین کچہہ خلل نہ آیا پاؤل جو حضرت مسیح علیہ السلام
کے حواریون مین تہا اگرچہ اصل مین خیمہ دوز تہا مگر بڑا فاضل
متبحر اب کون شخص ان لوگون کی تواریخ کو پڑہ کر یقینا
یہہ کہہ سکتا ہے کہ اگر وے ایسی ورزشون کو اختیار
نکرتے تو کیا نامور نہوتے غالب ہے کہ اونکے
اوصاف باطنی نے عادات جسمانی سے ترقی
بہت پائی حاصل کلام گو کہ ہم نے پا پیادہ سیر کرنے کی
عادت کو مفید اور قابل تحصیل کے لکہا ہے مگر تمکو

اپنی عقل سے دریافت کرنا چاہئے کہ تمہارے واسطے
کسطرحکی ورزش مفید ہے ہم یہہ نہین کہتے ہین کہ ہماری
صلاح کو بغیر اپنی تجویز کے عمل مین لاؤ اگر تمکو ڈنڈ کرنا
مگدر ہلانا لیزم پہیرنا پسند ہووے تو اوسیکو اختیار
کرو مگر جب اس طرحکی بہی ورزش کو باندازہ اور روزمرہ
کروگے تب کچہہ فایدہ ہوگا خلاصہ مقصد مضمون مندرجہ
بالا کا یہہ ہے کہ جو تم باقاعدہ ورزش نہ کروگے
تو تمکو معہ تمہارے متعلقون کے نقصان ہوگا بدین
چند دلایل +

اول یقین ہے کہ ورزش سے تمہاری زندگی کو ترقی
حاصل ہووے کیونکہ خدا نے بدن کو محنت کے لئے
پیدا کیا ہے +

دوم تمکو خوشی اور خورمی حاصل ہوگی جسکا بدن عادت
سے سست اور مجہول ہے اوسکی طبیعت کو کوئی لذت دنیا کی
نہین بہاتی ہے اس بات کے ھزارون آدمی
شاہد ہین +

سوم جو تمکو خوشی اور خورمی حاصل ہے تو بیشک تمہارے

دوست بہی تمہاری تیزی اور خندہ روئی کے سبب سے تمہاری عادت کو پسند کرینگے اور اوس سے بہرہ مند ہونگے +

چہارم ورزش سے تمہاری عقل کو قوت اور طاقت بہی حاصل ہوگی +

دوسرا حصہ تعلیم النفس کا

تمام ہوا